عید میلاد النبی ﷺ

(برائے تعلیم و تفہیم)

مرتبہ

خادم دین اسلام

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

ناشر

نگینہ کتب خانہ 49 عمر دین روڈ وسن پورہ لاہور

عیدِ میلاد النبی ﷺ

سوال: عید میلاد النبی ﷺ کے کیا معنی ہیں؟
جواب: ان کے معنی ہیں نبی کریم ﷺ کی ولادت کی خوشی۔
سوال: کیا اسلام میں دو عیدیں نہیں؟
جواب: اسلام میں شرعاً اصطلاحاً دو ہی عیدیں ہیں جنہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کہتے ہیں۔
سوال: کیا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ بھی کسی دن کے ساتھ لفظ "عید" لگا سکتے ہیں؟
جواب: ہاں! شریعت اسلامیہ میں اس پر کسی قسم کی پابندی نہیں۔
سوال: کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی اور دن کو "عید" کہتے تھے؟
جواب: جی ہاں!
سوال: کوئی مثال دیں۔
جواب: غیر مقلدین کے عالم وحید الزماں صاحب نے بخاری شریف کی تشریح بنام "تیسیر الباری" لکھی ہے اس کی جلد نمبر ۶ صفحہ ۱۰۴ پر ایک حدیث شریف ہے جو اصل کتاب بخاری شریف کی جلد ۲ صفحہ ۶۶۲ پر موجود ہے۔ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی لوگ (مثلاً کعب احبار) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے تم (اپنے قرآن مجید میں) ایک ایسی آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو "عید" (خوشی کا دن) مقرر کر لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون سی آیت ہے؟ انہوں نے کہا **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا ؕ** (المائدہ: ۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں یہ آیت مبارکہ کب اتری اور کہاں اتری؟ اور جس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو اس وقت نبی کریم ﷺ کہاں تھے؟ یہ آیت مبارکہ عرفہ کے دن نازل ہوئی اس وقت اللہ جل جلالہ کی قسم، ہم میدان عرفات میں تھے۔ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مجھ کو شک ہے اس دن جمعہ تھا یا کوئی اور دن۔

اس حدیث شریف کو لکھنے کے بعد وحید الزماں صاحب نے لکھا، قیس بن سلمہ کی

روایت میں بالیقین مذکور ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا تو اس دن دوہری "عید" ہوئی، (تیسیر الباری جلد ۶ صفحہ ۱۰۴ من و عن) دوہری سے مراد "یوم عرفہ" اور "یوم جمعہ" ہے یعنی جمعۃ المبارک بھی "عید" کا دن ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح ایک روایت کتب احادیث میں موجود ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی الیوم اکملت لکم دینکم اخیر تک اس وقت آپ کے پاس ایک یہودی تھا وہ کہنے لگا یہ آیت ہم پر اترتی تو ہم اسے (یعنی اس دن کو) "عید" بنا لیتے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواباً ارشاد فرمایا کہ جب یہ آیت اتری اس دن ہماری دو عیدیں تھیں (یوم جمعہ اور یوم عرفہ)۔ (مشکواۃ ص ۱۲۱ رواہ الترمذی)

سوال: یہودی نے کہا اگر یہ آیت ہم پر اترتی تو ہم اس دن کو "عید" بنا لیتے اس کا کیا مقصد تھا؟
جواب: یہودی کا مقصد یہ تھا کہ ہم لوگ اس آیت کے نزول اور اس دن کو جس میں یہ آیت نازل ہوئی نہایت خوشی اور نعمت کے شکرانہ کے طور پر "عید" بناتے۔
سوال: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے جواب کا کیا مقصد تھا؟
جواب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے جواب کا مقصد یہودی کو یہ بات سمجھانا اور باور کروانا تھا کہ تم ایک "عید" کی بات کرتے ہو جب یہ آیت اتری اس دن ہماری دو "عیدیں" تھیں۔ یعنی یوم عرفہ اور جمعۃ المبارک کا دن۔ نیز یہ کہ اس جمعۃ المبارک کو حجۃ الوداع اور حج اکبر کا اعزاز بھی حاصل تھا۔ (یعنی جمعۃ المبارک کا حج، حج اکبر کہلاتا ہے۔)
سوال: کیا رسول کریم ﷺ نے بھی جمعۃ المبارک کے دن کو "عید" کا دن فرمایا ہے؟
جواب: جی ہاں!
سوال: کوئی حوالہ مل سکتا ہے؟
جواب: جی ہاں!
سوال: فرمائیں!
جواب: حضرت عبید بن سباق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعوں میں سے ایک جمعۃ المبارک میں فرمایا۔ "اے مسلمانوں کے گروہ یہ وہ دن ہے جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے "عید" بنایا ہے تو غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو تو اسے لگانے

میں کوئی نقصان نہیں۔ مسواک لازم پکڑو (مشکوٰۃ ص ۱۲۳، ابن ماجہ ص ۷۸)

سوال: اس سلسلہ میں کوئی اور حدیث مبارک بھی کتابوں میں ہے؟

جواب: جی ہاں!

سوال: وہ کیا ہے؟

جواب: حضرت ابو لبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کا ارشاد عظیم ہے جمعۃ المبارک تمام دنوں کا سردار دن ہے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک سب دنوں سے بڑا دن ہے اور وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نزدیک عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ سے بھی بڑا دن ہے۔ (ابن ماجہ جلد ۷۷، مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۰)

سوال: مکالمہ کی صورت میں دس پندرہ صفحوں پر مشتمل ایک پمفلٹ دیکھنے میں آیا ہے جس کا عنوان رکھا گیا ہے۔ یہ "تیسری عید" -----؟ اور مولف نے اس میں خوب طنز و مزاح کیا ہے اس کے صفحہ نمبر ۴ پر لکھا ہے۔ عیدیں تو دو ہی ہیں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ یہ جو تیسری عید ہے یہ کیا ہے؟

جواب: جس پمفلٹ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ پمفلٹ ادارہ ماہنامہ "سیدھا راستہ" کی لائبریری میں بھی ہے۔ مذکورہ پمفلٹ کے مولف نے اسلام میں "تیسری عید" ----- کہاں سے آئی؟ کا عنوان دے کر خود ہی "میلادی" اور "سلفی" کا کردار ادا کیا ہے اور "سلفی" صاحب کا مقصد صرف اعتراض اور طنز و مزاح ہے۔ اصلاح اور خیر کا پہلو پیش نظر نہیں۔ "سلفی" صاحب کو یہ معلوم نہیں ہے کہ عیدین دو نہیں مسلمانوں کے نبی کریم ﷺ نے ہر جمعۃ المبارک کو "عید" کا دن فرمایا ہے اس لحاظ سے انہیں تیسری عید کی بجائے سال کے ۵۲ جمعوں کی پریشانی بھی لاحق ہونی چاہئے کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں بھی "عید" فرمایا ہے۔ اس لحاظ سے تو مسلمانوں کی ۵۲ عیدیں اور بھی بنتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ عنوان کہ "اسلام میں تیسری عید ----- کہاں سے آئی" نہ صرف یہ کہ غلط ہے بلکہ سلفی صاحب کی دین اسلام اور علم حدیث میں علم کی کمی کا ثبوت ہے۔

سوال: کیا نبی کریم ﷺ کے دنیا میں جلوہ افروز ہونے کے دن کے لئے "عید" کا لفظ استعمال کرنے سے قرآن مجید کی کسی آیت یا کسی حدیث شریف یا اسلام کے کسی رکن کی نفی تو نہیں ہوتی؟

جواب: ہرگز نہیں!

سوال: ویسے لفظ "عید" کے معنی کیا ہیں؟

جواب: لغت کی کتاب "المنجد" میں العید "عید" کے معنی لکھے ہیں۔ ہر وہ دن جس میں کسی بڑے آدمی یا کسی بڑے واقعہ کی یاد منائی جائے اسے "عید" کہتے ہیں" مزید لکھا ہے کہ "کہتے ہیں عید کو اس لئے عید کہتے ہیں کہ وہ ہر سال لوٹ کر آتی ہے" ہر وہ دن جس میں کوئی شادمانی حاصل ہو اس پر "عید" کا لفظ بولا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں ہے قال عیسی ابن مریم اللھم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عیدا لا ولنا و اخرنا (المائدہ: ۱۱۴) ترجمہ: "حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے (اللہ جل جلالک) ہمارے پروردگار ہم پر خوان اتار کہ وہ دن ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے "عید" ہو اس آیت میں "عید" سے خوشی اور شادمانی کا دن مراد ہے۔ تفسیر مواہب الرحمان میں ہے "عید خوشی کا دن کہلاتا ہے"۔ (جلد ۳ صفحہ ۸۳، ۲۱۷۹)

تفسیر مظہری میں ہے، بعض لوگوں نے کہا عید خوشی کے دن کو کہتے ہیں کیونکہ اس میں آدمی رنج سے خوشی کی طرف لوٹتا ہے۔ (زیر آیت سورۃ المائدہ)

عبدالماجد دریابادی صاحب جن کا تعلق دیوبندی فرقہ سے تھا لکھتے ہیں۔ (ترجمہ آیت): "اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہمارے لئے ایک خوان (طعام) آسمان سے ایسا اتار دے کہ وہ ہمارے لئے (بھی) ہم میں سے اگلوں اور پچھلوں کے لئے ایک جشن بن جائے"۔

"عید کہتے ہیں اس خوشی کو جو بار بار لوٹ کر آئے"۔

اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی نے اپنی تفسیر "بیان القرآن" میں زیر آیت لکھا ہے "اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرمایئے کہ وہ مائدہ ہمارے لئے یعنی ہم میں جو اول (یعنی موجودہ زمانے میں) ہیں اور جو بعد (کے زمانے میں آنے والے ہیں) سب کے لئے ایک خوشی کی بات ہو جائے۔ (حاضرین کی خوشی تو کھانے سے اور معروضہ (یعنی عرض دعا) قبول ہونے سے اور بعد والوں کی خوشی اپنے سلف پر انعام ہونے سے" یہی معنی مفتی محمد شفیع دیوبندی صاحب نے تفسیر "معارف القرآن" جلد ۳ صفحہ ۲۶۷ پر نقل کئے ہیں جبکہ غیر مقلد مولوی ثناء اللہ امرتسری، وحید الزمان اور غلام اللہ خان صاحبان نے "عید" کے معنی "عید" ہی کے کئے ہیں۔

اس مرتبہ سعودی حکومت نے پاکستانی، ہندوستانی اور اردو بولنے والے حاجیوں کو مترجم قرآن مجید دیئے ہیں۔ جن میں ترجمہ محمد جوناگڑھی صاحب (غیر مقلد) کا ہے اور تفسیر

صلاح الدین یوسف صاحب کی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ "اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما کہ وہ ہمارے لئے یعنی ہم میں جو اول ہیں اور جو بعد کے ہیں سب کے لئے ایک خوشی کی بات ہو جائے۔ (صفحہ ۳۴۷) مودودی صاحب نے بھی لکھا ہے "جو ہمارے اور ہمارے اگلوں پچھلوں کے لئے خوشی کا موقع قرار پائے"۔

یاد رہے قرآن و حدیث میں اصول و دستور کی باتیں ہیں۔ ہمارے مسائل کے حل قرآن و حدیث اور قرآن و سنت میں ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی خوشی کا واقعہ ہو تو اس کے لئے لفظ "عید" شرعاً، اصطلاحاً اور قرآن و حدیث کی رو سے بولنا یا کہنا کسی لحاظ سے ناجائز نہیں۔

سوال: جو لوگ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن کو "عید" نہیں مانتے کیا وہ رسول کریم ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوش نہیں ہیں؟

جواب: یہ تو وہی لوگ بتا سکتے ہیں۔ لیکن حالات یہ بتاتے ہیں انہیں اپنے ہاں نرینہ اولاد ہونے کی بہت خوشی ہوتی ہے۔ شاید لڈو بھی تقسیم کرتے ہوں اور شاید اپنی بیٹی، بہو، بیوی کو بیٹے کے پیدا ہونے پر مبارک باد بھی دیتے ہوں۔ یا ہو سکتا ہے ان کو صدمہ ہوتا ہو یا ہو سکتا ہے جب انہیں کوئی بیٹے کی ولادت پر خوش خبری اور مبارک کا پیغام دیتا ہو تو یہ کہتے ہوں کہ مبارک باد اور خوش خبری دینی شرک و بدعت ہے۔ بہر حال یہ وہی لوگ بتا سکتے ہیں۔

سوال: جو لوگ عید میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں یعنی رسول کریم ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں وہ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جواب: ان لوگوں کے نزدیک تو تمام "عیدیں" "عید میلاد النبی" ﷺ کا صدقہ ہیں۔ اگر رسول کریم ﷺ پیدا نہ ہوتے تو نہ "عید الفطر" ہوتی اور نہ ہی "عید الاضحیٰ" اور نہ ہی جمعتہ المبارک کو "عید" بنایا جاتا۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور ۵۲ "عیدیں" جمعتہ المبارک کی یہ ۵۴ عیدیں نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کی "عید" کے صدقہ ہمیں عطا ہوئی ہیں۔

پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ عید کی خوشی کی تفصیل کے بیان میں لکھتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خشک روٹی کھاتے دیکھا اس شخص نے عرض کیا آج تو "عید" کا دن ہے اور آپ خشک روٹی کھا رہے ہیں آپ نے فرمایا آج اس کی "عید" ہے جس کے

روزے قبول ہوئے اور جس کے گناہ بخش دیئے گئے اور فرمایا **الیوم لنا عید و غدا لنا عید و کل یوم لا نعصی اللہ فیہ فھو لنا عید** (آج بھی ہماری عید ہے اور کل بھی ہماری عید ہے اور جس دن ہم گناہ نہ کریں اس دن بھی ہماری عید ہے) غنیتہ الطالبین مترجم عربی اردو (۴۰۹ چھاپہ مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور)۔ بعض لوگ ضد برائے ضد، جماعتی انا اور مسلکی بندشوں کی بنا پر "عید میلاد النبی" ﷺ کہنے والوں کے ساتھ انتہائی سوقیانہ انداز میں طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ تو ہر دن کو عید کا دن فرماتے ہیں۔ خوامخواہ عید میلاد النبی ﷺ سے جلنے کا کیا فائدہ؟ مقام غور ہے کس کے میلاد کی خوشی ہے؟ وہ پیارے نبی کریم رحمتہ اللعالمین، خاتم النبیین ﷺ جن کی خاک پائے مبارک کا صدقہ ہم مسلمان ہیں۔ اللہ رب العزت ہر کلمہ گو کو قلب سلیم نصیب فرمائے۔

سوال: کیا میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں جلسے جلوس جائز ہیں؟

جواب: جائز ہیں اس لئے کہ ذکر میلاد النبی ﷺ قرآن و حدیث سے ثابت ہے بلکہ ذکر میلاد النبی ﷺ وہ ذکر ہے جو پہلے انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی کیا اور ان کے ذکر کا تذکرہ خود رسول کریم ﷺ نے فرمایا اور رسول کریم ﷺ نے جو باتیں ارشاد فرمائیں وہی علمائے اہلسنت و جماعت بیان کرتے ہیں۔ (یعنی)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ﷺ لکھا ہوا تھا۔ جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی اپنے خمیر میں لوٹ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اپنی پہلی حالت بتاتا ہوں میں دعائے ابراہیم علیہ السلام ہوں اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام۔ میں اپنی والدہ کا وہ نظارہ ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان کے سامنے ایک نور ظاہر ہوا جس سے ان کے لئے شام کے محل چمک گئے"۔

(مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۲۷-۱۲۸ ابن حبان حدیث نمبر ۲۰۹۳، ص نمبر ۵۱۲۔ مجمع الزواید جلد ۸ صفحہ ۲۲۳-۲۲۲ شرح السنتہ جلد ۷ صفحہ ۱۳، مشکواۃ صفحہ ۵۱۳، ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۲۶۸، جلد ۶ صفحہ ۴۲۵ مستدرک حاکم جلد ۲ صفحہ ۴۵۳۔ البدایتہ والنھایہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۰ المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۸ صفحہ ۲۵۳-۲۵۲)

قرآن مجید، فرقان حمید کی سورۃ الصف کی آیت نمبر ۶ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"واذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

مولوی محمد جوناگڑھی صاحب غیر مقلد نے اس آیت کا ترجمہ کیا ہے "اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا اے (میری قوم) بنی اسرائیل میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے"۔

اس آیت کی تفسیر میں مولوی صلاح الدین یوسف صاحب لکھتے ہیں "یہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خوش خبری سنائی۔ چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا انا دعوۃ ابراھیم و بشارۃ عیسٰی یعنی میں اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا اور عیسیٰ (علیہ السلام) کی بشارت کا مصداق ہوں۔ احمد فاعل سے اگر مبالغے کا صیغہ ہو تو معنی ہوں گے دوسرے تمام لوگوں سے اللہ کی زیادہ حمد کرنے والا اور اگر یہ مفعول سے ہو تو معنی ہوں گے کہ آپ ﷺ کی خوبیوں اور کمالات کی وجہ سے جتنی تعریف آپ ﷺ کی' کی گئی اتنی کسی کی بھی نہیں کی گئی۔

[(فتح القدیر) قرآن کریم مع اردو ترجمہ و تفسیر چھاپہ سعودی عرب صفحہ ۱۵۷۳-۱۵۷۲)]

یہی بات ہے جو ان لوگوں کو سمجھ نہیں آتی۔ رسول کریم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری کا نام ہی تو عید میلاد النبی ﷺ ہے۔ غور کریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے وعظ میں میلاد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر کیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے میلاد مصطفیٰ ﷺ والے وعظ کو قرآن مجید میں نازل فرمایا۔

سوال: ایک شخص کہہ رہا تھا رسول کریم ﷺ کی ولادت کی خوشی کرنا ابولہب کی سنت ہے کہ اس نے رسول کریم ﷺ کی پیدائش کے دن اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا تھا؟

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسی بات کہنے والا دعوت خیر دینے والا نہیں یقیناً ایسا شخص ذہنی طور پر شرارتی آدمی ہے۔ اس نے یہ کیوں نہ کہا نبی کریم ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار سنت الہیہ اور سنت انبیاء کرام علیہم السلام ہے۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں نہ صرف یہ کہ ہمارے نبی ﷺ کے میلاد پاک کی خوش خبری والی آیت نازل فرمائی ہے بلکہ چند دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے میلاد کی خوشخبریاں بھی بیان کی ہیں۔

واقعہ ابولہب!

امام بخاری علیہ الرحمہ نے بخاری شریف کتاب النکاح جلد ۲ صفحہ ۷۶۴ "باب امھاتکم اللاتی ارضعنکم" یعنی رضاعت (دودھ پلانے) کا باب! میں واقعہ لکھا

ہے۔ حدیث کا ترجمہ غیر مقلدین کے امام وحید الزماں صاحب کی کتاب سے پیش کیا جاتا ہے۔ "عروہ راوی نے کہا ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی۔ ابولہب نے اس کو آزاد کر دیا تھا (جب اس نے آنحضرت ﷺ) کے پیدا ہونے کی خبر ابولہب کو دی تھی۔ پھر اس نے آنحضرت ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ جب ابولہب مرگیا تو اس کے کسی عزیز (کہتے ہیں یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے) نے اسے خواب میں برے حال میں دیکھا پوچھا کیا حال ہے؟ کیسی گزری؟ وہ کہنے لگا جب سے میں تم سے جدا ہوا ہوں کبھی آرام نہیں ملا مگر ایک ذرا سا پانی (پیر کے دن) اس میں مل جاتا ہے ابولہب نے اس گڑھے کی طرف اشارہ کیا جو انگوٹھے اور انگلی کے بیچ میں ہوتا ہے۔ یہ بھی اس وجہ سے کہ میں نے ثویبہ کو (آنحضرت ﷺ) کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا" (تیسیر الباری جلد ۷ صفحہ ۳۱ من وعن) وحید الزماں صاحب نے لکھا ہے "مترجم کہتا ہے اس خواب سے بعض لوگوں نے مجلس میلاد کے جواز پر دلیل لی ہے اور یہ کہا ہے کہ جب ابولہب کے سے سخت کافر کو آنحضرت ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی کرنے میں عذاب کی تخفیف ہوئی مومنوں کو تو آپ ﷺ کی ولادت کی محفل اور خوشی کرنے میں ضرور اجر ملے گا"۔ (تیسیر الباری جلد ۷ صفحہ ۳۱)

حضرت سہیلی علیہ الرحمہ نے ذکر کیا ہے کہ (حضرت) عباس (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا جب ابولہب مرگیا تو میں نے ایک سال کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ بہت بری حالت میں مبتلا ہے اس نے کہا تم سے جدا ہونے کے بعد میں نے کبھی آرام نہیں پایا سوائے اس کے کہ پیر کے دن مجھ سے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے۔ کہا' کیونکہ پیر کے دن نبی کریم ﷺ پیدا ہوئے تھے تو ثویبہ نے ابولہب کو خوش خبری دی تھی۔ ابن خوشی میں اس نے ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔ (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۱۸۰۔ عمدۃ القاری جلد ۱۰ جز ۲۰ صفحہ ۹۵ تفہیم البخاری جلد ۸ صفحہ ۵۷)

شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ ما ثبت من السنۃ میں لکھتے ہیں۔ "ابن جوزی کہتے ہیں کہ جبکہ اس ابولہب کافر کو جس کی مذمت میں قرآن مجید میں سورت آئی اس خوشی کا یہ صلہ ملا۔ جو اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش پر مسرت کا اظہار کیا تھا تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو آپ ﷺ کی امت میں ہو کر آپ ﷺ کی پیدائش کی خوشی کرتے ہیں اور آپ ﷺ کی محبت میں جتنا ہوتا ہے خرچ کرتے ہیں مجھے اپنی زندگی کی قسم! یقیناً خدائے کریم کی طرف سے اس کی یہی جزا

ہوگی کہ وہ اپنے فضل و کرم سے جنت کے باغوں میں داخل فرمائے گا"۔ اور ہمیشہ سے ہی مسلمان حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محفلیں (میلاد) کی کرتے ہیں اور کھانے (شیرینی وغیرہ) پکا کر اس مہینہ کی راتوں میں طرح طرح کے تحفہ جات خوب تقسیم کرتے ہیں اور ان لوگوں پر اس عمل کی برکت سے ہر قسم کی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں اس محفل میلاد کے خصوصی مجربات میں سے یہ ہے کہ وہ سال بھر تک امان پاتے ہیں اور حاجت روائی، مقصود براری کی بڑی بشارت ہے پس اللہ تبارک و تعالیٰ اس شخص پر بے پایاں رحمتیں نازل فرمائے جس نے میلاد مبارک کے دن کو عید بنایا تاکہ جس کے دل میں روگ اور عناد ہو وہ اس میں اور سخت ہو۔ (ما ثبت من السنتہ صفحہ نمبر۱۰۲۔۱۵۵، اردو بمعہ عربی چھاپہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

سوال: کیا اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں میلاد و ولادت کا ذکر کیا ہے؟

جواب: اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں میلاد، ولادت، اولاد، والد، والدین، والدہ، مولود کا ذکر کیا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے کلام مجید کا یہ انتہائی پسندیدہ اور برکتوں اور شادمانیوں والا مضمون ہے۔

سوال: کیا اللہ تبارک و تعالیٰ کسی بندے کے پیدا ہونے سے خوش ہوتا ہے؟

جواب: یقیناً خوش ہوتا ہے۔ بلکہ ایسے بندے جو اس کی شان الوہیت و ربوبیت کی پہچان ہیں ان کے میلاد سے بہت خوش ہوتا ہے اور فرشتوں کے ذریعے اپنی خوشی کا اظہار کرتا ہے۔

سوال: اللہ تبارک و تعالیٰ کیسے خوشی کا اظہار فرماتا ہے؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا (عرض) کی۔ **رب ھب لی من الصالحین** (والصافات:۱۰۰) "اے میرے پروردگار مجھے صالح اولاد عطا فرما"۔

تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے خود فرمایا: **فبشرنٰہ بغلام حلیم** (والصافات:۱۰۱) "اور ہم نے اسے ایک عقلمند لڑکے کی خوشخبری سنائی"۔

سوال: کیا کسی اور نبی کی ولادت پر بھی خوشی کا اظہار کیا؟

جواب: جی ہاں!

سوال: کون سے؟

جواب: اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں چند انبیاء کرام علیہم السلام کے میلاد کا

ذکر اور میلاد کے ذکر کے ساتھ اظہار خوشی بھی فرمایا ہے۔

(۱) اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت بی بی سارہ رضی اللہ عنہا کو بیٹے اور پوتے کے میلاد کی خوشخبری سنائی۔

ملاحظہ ہو:۔ جب فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کی بستی کو تباہ کرنے کے لئے آئے تو پہلے انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس قیام کیا اور بتایا **انا ارسلنا الٰی قوم لوط** (ھود:۷۰) "ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں" حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ ہنس پڑیں تو فرشتوں نے مائی صاحبہ سے کہا (جس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ کریم نے فرمایا) **فبشرنھا باسحاق و من وراء اسحاق یعقوب** (ھود:۷۱) (ترجمہ:) "اور ہم نے اسے (حضرت) اسحاق (علیہ السلام) کی (ولادت کی) خوشخبری سنائی (اور یہ بھی خوشخبری سنائی کہ پہلے تیرے ہاں لڑکے کی ولادت ہو گی پھر پوتے (حضرت) یعقوب (علیہ السلام) کی"۔ حضرت بی بی سارہ رضی اللہ عنہا نے میلاد کی خبر سننے کے بعد تعجب کا اظہار کیا کہ "میرے ہاں بچہ کیسے پیدا ہو گا؟ میں بوڑھی ہوں اور میرے شوہر بھی بوڑھے ہیں تو یہ بڑی اچنبھے کی بات ہے تو فرشتوں نے جواباً کہا (اے ابراہیم علیہ السلام کی) اہل بیت، اللہ کے کام پر تعجب کرتی ہو یہ تو تم پر اللہ کی رحمت اور برکتیں ہیں" (ھود:۷۲۔۷۳)

(۲) حضرت زکریا علیہ السلام کو بیٹے کی خوشخبری، مبارک اور بشارت عطا فرمائی۔ (آل عمران:۳۹)

دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے میلاد کی خوشخبری والی آیات ایمان کی روشنی اور تازگی کے لئے ملاحظہ کریں۔

میلاد حضرت یحییٰ علیہ السلام (آل عمران: ۳۹، مریم: ۷)

میلاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام (آل عمران: ۴۵)

میلاد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام (الحجر: ۵۳، الصافات: ۱۰۱، الذاریات: ۲۸)

محولہ بالا آیات میں خود خالق کائنات نے اپنی طرف سے فرشتوں کے ذریعے محولہ بالا انبیاء کرام علیہم السلام کی ولادت پر ان کے والدین کو خوشی کا پیغام عطا فرمایا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کا میلاد شریف بیان فرمایا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نانی (حضرت عمران کی بیوی) سے بات شروع کی۔ ان کی نذر کو بیان فرمایا پھر بی بی مریم رضی اللہ عنہا کی ولادت کا ذکر، ان کی کفالت کا بیان، اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کا ظہور، بی بی مریم رضی اللہ عنہا کی کرامت کا ظہور، بے موسم کے پھلوں کا ملنا۔ بی بی

مریم ؓ کی عازمانہ گفتگو اور حضرت زکریا علیہ السلام کا حضرت بی بی مریم ؓ کے پاس کرامت اور قدرت خداوندی کے ظہور کے مقام پر اللہ تبارک و تعالیٰ سے "اولاد طیبہ" کی طلب کے لئے دعا کرنا اور رب ذوالجلال کا ملائکہ کے ذریعے حضرت زکریا علیہ السلام کو بیٹے کی ولادت کی خوشخبری، بشارت اور مبارک باد کا پیغام عطا فرمایا نیز پیدائش سے پہلے علم عطا فرمانا، کہ بیٹا ہو گا، اس کا نام یحییٰ رکھنا اور ہونے والے پیارے بیٹے کی صورت و سیرت، مستقبل کے کردار اور حالات کو بیان فرمانا یہ سب چیزیں ذکر میلاد میں شامل ہیں۔

(سورت آل عمران کی آیت نمبر ۳۵ سے لے کر ۴۱ تک)

ایسے ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم روح اللہ علیہ السلام کے میلاد شریف کو سورت آل عمران کی آیت نمبر ۴۲ سے ۶۰ تک اور سورت مریم کی آیت نمبر ۱۶ سے ۳۶ تک ملاحظہ فرمائیں۔

اگر آپ فرقہ پرستی سے بچے ہوئے ہیں تو آپ کو انشاءاللہ العزیز انبیاء کرام علیہم السلام کے ذکر میلاد شریف، ماضی، حال اور مستقبل کی خبریں ولادت کے موقع کے واقعات، پیدا ہونے والوں کی شان، ان کے کمالات اور معجزات اور برکتوں کا ذکر بھی ملے گا اور جب آپ تعصب سے بچے ہوئے ہونگے تو پھر آپ کو میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنوانات سے نہ تو چڑ ہوگی اور نہ ہی شرک و بدعت کی بو آئے گی بلکہ محبت ہی محبت اور نور ہی نور حاصل ہو گا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اس قسم کے جھگڑالو اور بے خوف لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے جو بات کرتے وقت سوچتے نہیں کہ ہم اپنی ایک تولے کی زبان سے کتنی بڑی بات کہہ رہے ہیں اور وہ بات واپس آنے کی نہیں۔ جتنے انبیاء کرام علیہم السلام کے میلاد کی خوش خبریاں رب ذوالجلال نے قرآن مجید میں بیان کیں وہ تمام کی تمام فرشتوں کے ذریعے ہیں اور جب سب انبیاء کرام علیہم السلام کے امام حضرت محمد ﷺ کے میلاد شریف کو بیان کرنے کی باری آئی تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے میلادالنبی ﷺ کی بشارت عطا فرمائی۔

سوال: کیا میلادالنبی ﷺ کے موضوع پر جلسہ یا تقریر کا اہتمام کرنا چاہئے؟

جواب: کیوں نہیں بلکہ دھوم دھام سے یہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور انبیاء کرام علیہم السلام اور ملائکہ کی سنت ہے دیکھو! قرآن مجید سب سے بڑی، عظیم اور خوبصورت وعظ کی

کتاب ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

یا ایھاالناس قد جاء تکم موعظۃ من ربکم و شفاء لما فی الصدور و ھدی و رحمۃ للمؤمنین O (یونس:۵۷) (ترجمہ:) "اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت (وعظ کی کتاب) آگئی ہے اور دلوں کی صحت، ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت"۔

جو لوگ میلادالنبی ﷺ اور میلاد کانفرنس کو بدعت اور ناجائز کہتے ہیں یہ سب لوگ یا تو قرآن مجید اور تعلیمات اسلامیہ سے بالکل بے خبر ہیں یا فرقہ پرست اور متعصب ہیں۔ کتنے غم اور دکھ کی بات ہے کہ میلادالنبی ﷺ کے ذکر کو ناجائز سمجھتے ہیں اور بدعت کہتے ہیں۔ ان لوگوں کا یہ عمل صرف اسی بات تک محدود نہیں بلکہ یہ لوگ اللہ تبارک و تعالیٰ کے بھی خلاف ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تو انبیاء کرام علیہم السلام کا میلاد بیان فرماتا ہے اور یہ لوگ ذکر میلاد سے نفرت کرتے ہیں۔

سوال: "ذکر میلاد" کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: "ذکر میلاد" کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے سنت الٰہیہ ادا ہوتی ہے اس کے ساتھ ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ کی الوہیت، وحدانیت اور ازلیت و صمدیت کا اظہار ہوتا ہے۔

سوال: وہ کس طرح؟

جواب: وہ اس طرح کہ جس کا میلاد بیان ہوتا ہے اس کا ذکر یہ بتاتا ہے کہ یہ ہستی وہ ہے جس کی ابتداء ہے اور یہ وہ ہستی ہے جو اللہ نہیں کیونکہ جو اللہ ہے وہ ازلی ابدی ہے اور لم یلد و لم یولد ہے۔

سوال: کیا رسول کریم ﷺ کے "میلاد پاک" کا شکر ادا کرنا چاہئے اور شکر کے اظہار کے لئے میلادالنبی ﷺ یا سیرت النبی ﷺ کا جلسہ کرنا درست ہے؟

جواب: ہاں! کیوں نہیں! رسول کریم ﷺ کا "میلاد پاک" زبردست شکر کا تقاضا کرتا ہے اور شکر کا اظہار ذکر و عمل سے ہونا چاہئے۔ اس کا عملی نمونہ صحابہ کرام ؓ کی زندگیوں سے ملتا ہے۔

حضرت حسان بن ثابت ؓ کی ذکر "میلاد پاک مصطفیٰ ﷺ" والی رباعی کتنا روشن ثبوت ہے اور رباعی اپنے ہر ہر حرف سے یہ واضح کرتی ہے کہ اسے رسول کریم ﷺ کی موجودگی میں پڑھا گیا تھا۔ اور وہ کیا سماں ہو گا کہ رسول کریم ﷺ خود اپنے

"میلاد شریف" والی نعت کی سماعت فرما رہے ہوں گے اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے رخ زیبا اور ذات مقدسہ کی طرف اشارہ کر کے عرض کر رہے ہوں گے۔

و احسن منک لم ترقط عینی
و اجمل منک لم تلدالنساء
خلقت مبراء من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

"نشر الطیب" (صفحہ ۹-۱۰ چھاپہ تاج کمپنی لاہور) میں اشرف علی تھانوی صاحب نے لکھا ہے جب رسول کریم ﷺ غزوہ تبوک سے مدینہ شریف تشریف لائے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھ کو اجازت دیجئے کہ کچھ آپ ﷺ کی مدح کروں (نعت پڑھوں) (چونکہ حضور ﷺ کی مدح خود طاعت ہے اس لئے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہو اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت رکھے تو انہوں نے عربی میں جو نعت شریف پڑھی اس کے دو اشعار یہ بھی ہیں۔

و انت لما ولدت اشرقت
الارض وضاءت بنورک الافق
فنحن فی ذالک الضیاء و فی النور
سبل الرشاد نخترق

(ترجمہ:) "جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی اور آپ ﷺ کے نور سے آفاق منور ہو گئے سو ہم اس ضیاء اور اس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں"۔

سوال: کیا قرآن مجید میں انبیاء کرام علیہم السلام کی ولادت پر شکرانہ ادا کرنے کا ذکر آتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے وہ دو بیٹے (یعنی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت اسحٰق علیہ السلام) عطا فرمائے جو نبی علیہما السلام ہوئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شکرانہ بھی ادا کیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر بھی کیا اور دعائیں بھی فرمائیں کہ

الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسماعیل و اسحاق ان ربی

لسمیع الدعاO رب اجعلنی مقیم الصلواۃ و من ذریتی ربنا و تقبل دعاO ربنا اغفرلی ولوالدی و للمؤمنین یوم یقوم الحسابO (ابراہیم:۳۹-۴۱)

(ترجمہ:) "سب تعریفیں اللہ (تبارک و تعالیٰ) کے لئے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں (حضرت) اسماعیل (علیہ السلام) اور (حضرت) اسحاق (علیہ السلام) عطا فرمائے بے شک میرا رب دعا سننے والا ہے۔ اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب اور میری دعا سن لے اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہو گا"۔

سوال: کیا رسول کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے شکرانے کا بھی قرآن مجید میں ذکر آتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ملاحظہ فرمائیں۔

رسول کریم ﷺ ' اللہ تبارک و تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے **الم تر الی الذین بدلوا نعمت اللہ کفرا و احلوا قومھم دارلبوارO** (ابراہیم:۲۸) (ترجمہ:) "کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ (تبارک و تعالیٰ) کی نعمت ناشکری سے بدل دی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اتارا" اس آیت میں نعمت سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ دیکھیں

(بخاری جلد ۲ ص ۵۶۶' فتح الباری جلد ۷ ص ۳۸۵-۳۸۲' عمدۃ القاری جلد ۹ ص ۹۲' تیسیر الباری جلد ۵ ص ۲۵۱' تفہیم البخاری جلد ۶ ص ۳۸-۳۷)

اور جب رسول کریم ﷺ نعمت الٰہیہ ہیں تو دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے **و اما بنعمت ربک فحدث** (الضحیٰ:۱۱) (ترجمہ:) "اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو" اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتوں کا زبان سے' عمل سے اور حال سے ذکر کیا جائے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایمان والوں پر انعام فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا **لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا** (آل عمران:۱۶۴) (ترجمہ:) "بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا" (ﷺ)۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کو جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ حضور ﷺ کائنات پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور بہت بڑی رحمت ہیں۔ فضل و رحمت کے شکرانے میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذالک فلیفرحوا (یونس:۵۸) (ترجمہ:) "اے

محبوب (ﷺ) آپ فرما دیں کہ اللہ (تبارک و تعالیٰ) ہی کا فضل اور اسی کی رحمت ہے اور چاہئے کہ اس پر خوشی کریں"۔ رسول کریم ﷺ اور قرآن مجید اللہ تبارک و تعالیٰ کا فضل اور رحمت ہیں۔ لہٰذا ربیع الاول شریف میں خصوصی اہتمام کے ساتھ رسول کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی منانا اور رمضان المبارک کے مہینہ میں نزول قرآن کا جشن منانا بڑی سعادت اور عبادت ہے۔ کتنا عجیب واقعہ ہے کہ بعض لوگ جشن نزول قرآن تو مناتے ہیں مگر صاحب قرآن جن کی برکت سے قرآن مجید ملا، ان کی ولادت پر خوشی کے اظہار پر ناراض ہو جاتے ہیں۔

سوال: کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شکرانہ کرتے وقت جس کی ولادت ہو اس کا بھی ذکر کیا جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسے ہی ہے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ سے سوموار کے روزے کے بارے میں سوال عرض کیا گیا تو جواب میں رسول کریم ﷺ نے اپنے میلاد پاک کا ذکر فرمایا کہ **فیہ ولدت و فیہ انزل علیّ** (میں اس دن پیدا ہوا اور اسی دن وحی کے نزول کا آغاز ہوا)۔

[مشکوٰۃ ص۱۷۹، مسند احمد جلد۵ ص۲۹۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۴ ص۲۹۳، دلائل النبوۃ للبیہقی جلد۲ ص۱۳۳۔]

سوال: کیا وہ مسلمان جو عید میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں وہ یوم میلاد النبی ﷺ کا روزہ رکھ سکتے ہیں یا رکھتے ہیں؟

جواب: جی ہاں روزہ رکھ سکتے ہیں اور بے شمار ایسے لوگ ہیں جو پیر کے دن روزہ رکھتے ہیں اور اپنے آقا ﷺ کی سنت کو ادا کرتے ہیں۔

سوال: اکثریت تو روزے نہیں رکھتی؟

جواب: بھائی یہ روزہ فرض تو نہیں، امت کے لئے پیر کا روزہ نفلی ہے۔ پھر آپ کو یاد ہونا چاہئے کہ چاند کی تاریخ کے حساب سے دن بدل بدل کر آتے ہیں ۱۲ ربیع الاول شریف کی تاریخ کبھی ہفتہ، کبھی اتوار کو، کبھی منگل، بدھ اور جمعۃ المبارک کو آتی ہے۔ اس دن لوگ روزہ نہیں رکھتے۔ ہاں البتہ جب ۱۲ ربیع الاول شریف "پیر" کو آتی ہے تو اکثر لوگ روزہ بھی رکھ لیتے ہیں۔

سوال: کیا عید کو روزہ ناجائز نہیں؟

جواب: عزیزم عید میلاد النبی ﷺ وہ عید نہیں جو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی طرح ہو۔ یہ "عید" لغوی معنوں میں ہے۔ بمعنی نبی کریم ﷺ کی ولادت کی خوشی کے۔

سوال: کہتے ہیں عید کو شیطان روزہ رکھتا ہے؟

جواب: وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہے جس کے بارے میں حدیث شریف میں روزہ رکھنے کی ممانعت آتی ہے۔ عید میلاد النبی ﷺ ایسی "عیدوں" میں سے ایک "عید" ہے جو جمعۃ المبارک کے دن فرمائی گئی ہے۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے لئے جمعۃ المبارک کے دن کو "عید" کا دن بنایا ہے۔ مقام غور ہے رمضان المبارک میں ہر سال چار یا پانچ ایام جمعۃ المبارک آتے ہیں۔ تمام مسلمان یہ جانتے ہوئے کہ جمعۃ المبارک کا دن عید کا دن ہوتا ہے۔ پھر بھی رمضان المبارک کے سارے ایام جمعۃ المبارک کے روزے رکھتے ہیں اور کوئی نہیں کہتا کہ جمعۃ المبارک کو روزہ نہ رکھو یہ دن عید کا دن ہے اور عید کے دن شیطان روزہ رکھتا ہے بلکہ اس دن مسلمان دوسرے دنوں کے مقابلے میں رمضان المبارک میں خوب اہتمام کے ساتھ روزہ رکھتے ہیں۔ ایسے ہی عید میلاد النبی ﷺ کے دن کا روزہ ہے جس کے رکھنے پر شرعاً کوئی فتویٰ نہیں۔ جب خود رسول کریم ﷺ روزہ رکھا کرتے تھے، تو اعتراض کی کیا بات ہے؟ اور جو روزہ نہ رکھے اس پر شکوہ بھی نہیں ہوتا۔ ممانعت صرف عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کے روزے کی ہے اور عید الاضحیٰ کے دن کے ساتھ ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ تاریخ ذوالحجہ کی بھی۔

"میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں کھانا پکانا"

سوال: عید میلاد النبی ﷺ کے دن اکثر لوگ دیگیں پکاتے ہیں اور اس نیاز کو رسول کریم ﷺ کی نیاز کا نام دیتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: جو لوگ عید میلاد النبی ﷺ کے دن دیگیں پکاتے ہیں اور لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں اس دن ہمارے نبی کریم ﷺ پیدا ہوئے تھے تو اس خوشی میں یہ اہتمام کرتے ہیں یہ ہر حال میں جائز ہے بلکہ خوب بڑھ چڑھ کر خوشی کا اظہار کرنا چاہئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کو یہ عمل بہت پسند ہے کہ لوگوں کو کھانا کھلایا جائے۔ خوشی میں کھانا کھلانا ویسے بھی سنت اور جائز ہے رہا یہ کہنا کہ یہ رسول کریم ﷺ کی نیاز ہے تو اس سلسلہ میں گزارش ہے اس نیاز سے مراد "نذرانہ" ہے اور "نذرانہ" وہیں پیش کیا جاتا ہے جہاں محبت ہوتی ہے۔

سوال: کیا یہ نیاز نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پہنچ جاتی ہے جبکہ دیکھنے میں اور تجربہ میں

بات آئی ہے جس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ جو دیگیں وغیرہ پکتی ہیں وہ سب کچھ تو لوگ کھا جاتے ہیں؟

جواب: یہ درست ہے آپ ﷺ تک ثواب بطور ہدیہ اور تحفہ پہنچتا ہے۔ اس کی مثال قرآن مجید سے لی جا سکتی ہے۔

لن ينال الله لحومها ولا دماءها ولكن يناله التقوىٰ منكم ○ (الحج ۳۷:) (ترجمہ:) "اللہ تبارک و تعالیٰ کو ہرگز (قربانی کے جانوروں کا) گوشت اور خون نہیں پہنچتا ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے"۔ سب کچھ تو لوگ کھا جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دل کا خلوص اور تقویٰ قبول ہوتا ہے۔

ہاں البتہ کبھی عالم ارواح میں وہ چیزیں پیش ہوتی ہوئی نظر بھی آتی ہیں مگر مانے گا وہ جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے قلب سلیم اور نور ایمان سے مزین فرمایا ہے۔ آیئے ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام ہے "**در الثمين في مبشرات النبي الامين**" اس میں نقل فرماتے ہیں۔

واقعہ نمبر۱ **الحديث الثاني والعشرون اخبرني سيدي الوالد قال كنت اضع في ايام المولد طعاما صلة بالنبي صلى الله عليه واله وسلم فلم يفتح لي سنة من السنين شئي اضح به طعاما فلم اجد الا حمصا مقليا فقسمته بين الناس فرايته صلى الله عليه واله وسلم وبين يديه هذه الحمص متبهجا بشاشا** (مترجم صفحہ ۴۰)

ترجمہ: "میرے والد بزرگوار نے مجھے خبر دی فرمایا کہ میں میلاد النبی ﷺ کے روز کھانا پکوایا کرتا تھا میلاد پاک کی خوشی میں، ایک سال میں اتنا تنگ دست تھا کہ میرے پاس کچھ نہ تھا مگر بھنے ہوئے چنے، وہی میں نے لوگوں میں تقسیم کئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے روبرو وہ بھنے ہوئے چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ ہشاش و بشاش ہیں"۔ (مترجم صفحہ ۴۰) (چھاپہ سنی دارالاشاعہ علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد)

واقعہ نمبر۲ شیخ المحدثین الشاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ حضرت شیخ ملک زین الدین وزیرالدین رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں لکھتے ہیں۔

"و تمام متعلقان او از خدمت گاران وغیرہم ہمہ نصف شب اخر برای تہجد بر می خاستند و تا وقت چاشت در منزل او جز باشارت دست و زبان کار نمی شد از جہت مشغولی اوراد و

نوافل گویند کہ ویرا شب جمعہ بروح مطہر رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم مقدار چند من برنج قبولی می پختند کہ بر ہر برنجی سہ کرت قل ہو اللہ احد خواندہ می دمیدند" (اخبار الاخیار صفحہ ۲۲۷ فارسی)

ترجمہ: "اور تمام متعلقین اور خدمت گار وغیرہ آدھی رات کے بعد نماز تہجد پڑھنے اٹھ بیٹھتے تھے۔ پھر تہجد کے بعد چاشت کی نماز ختم ہونے تک آپ کے محل میں کوئی شخص اشارہ کے سوا کوئی بات زبان سے نہیں کہتا تھا۔ آپ کے اوراد و وظائف کی یہ حالت تھی کہ جب جمعۃ المبارک کی رات آتی تو کئی من چاول رسول کریم ﷺ کی روح پر فتوح کو نذرانہ بھیجنے کے لئے پکائے جاتے اور چاولوں کے ہر ہر دانے پر تین تین مرتبہ قل شریف پڑھا جاتا"۔

سوال: بعض لوگ میلاد النبی ﷺ کے عنوان سے جلسے اور کانفرنسیں کرتے ہیں اور بعض سیرت النبی ﷺ کے عنوان سے جبکہ سیرت النبی ﷺ کی کانفرنسیں اور جلسے کرانے والے میلاد النبی ﷺ کے عنوان سے جلسے اور کانفرنسیں کرنے والوں کو مشرک اور بدعتی کہتے ہیں

جواب: ایسا محض مخالفت برائے مخالفت کی بنیاد پر کہا جاتا ہے۔ پہلی بات دیکھنے والی تو یہ ہے کہ میلاد النبی ﷺ اور سیرت النبی ﷺ کے جلسہ میں کس کا ذکر ہوتا ہے۔ جب ذکر، ذکر مصطفیٰ ﷺ ہے تو مخالفت محض ضد کی بنیاد پر ہے۔ میلاد النبی ﷺ کے جلسے اور کانفرنسیں کرنے والوں کو مشرک اور بدعتی کہنا سوائے بے علمی، تعصب، بغض اور فرقہ واریت کے اور کچھ نہیں۔ بھلا سوچو تو سہی عید میلاد النبی ﷺ کے جلسے کرنے والے یہی تو کہتے ہیں۔ جیسا کہ پیر طریقت رہبر شریعت امین علم لدنی قطب جلی حضرت قبلہ حاجی محمد یوسف نگینہ صاحب علیہ الرحمہ نے لکھا ہے۔

ایہہ دھرتی نہ ہوندی نہ اسمان ہوندا
جے پیدا نہ عرشاں دا مہمان ہوندا

یعنی نبی کریم ﷺ پیدا ہوئے ہیں اور جو پیدا ہو وہ الہ نہیں ہو سکتا ہے۔ میلاد النبی ﷺ کے جلسے اور کانفرنسیں کرنے والے تو پکے توحید پرست ہیں اور عشق مصطفیٰ ﷺ کے داعی ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تو لم یلد اور ولم یولد ہے۔

بارہ ربیع الاول تے دن پیر دا آیا

سوھنا پاک محمد مائی آمنہ جایا

میلاد النبی ﷺ اور سیرت النبی ﷺ کے عنوان سے جلسے اور کانفرنسیں ہر لحاظ سے جائز اور درست ہیں۔ میلاد النبی ﷺ کا عنوان تو احادیث کی کتابوں میں مقرر ہے۔ امام ترمذی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں "باب ما جا فی میلاد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم" (باب میلاد النبی ﷺ کے بیان میں) "ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۳"

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں جلسوں وغیرہ کے دن اور وقت مقرر کرنا جائز نہیں۔ کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: یہ سب ناجائز گفتگو ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ دن اور وقت مقرر کرنا جائز نہیں وہ خود سارے کام دن اور وقت مقرر کر کے کرتے ہیں۔

سوال: کیا رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے میلاد النبی ﷺ یا سیرت النبی ﷺ کے جلسے کیے۔

جواب: جی ہاں! چند احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہیں۔

نبی کریم ﷺ اپنے میلاد پاک اور سیرت کے موضوع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجتماعات میں خطابات فرماتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپس میں ان موضوعات پر خطاب فرماتے۔

(۱)۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے شاید انہوں نے کچھ سنا تھا تو نبی کریم ﷺ نے منبر (شریف) پر کھڑے ہوئے (لوگوں سے خطاب فرمایا) فرمایا میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا آپ ﷺ، اللہ تبارک و تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں تو پھر رسول کریم ﷺ نے خطاب فرمایا۔

"میں محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں اللہ تبارک و تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے اچھوں میں بنایا پھر ان اچھوں کی دو جماعتیں کیں تو مجھے اس اچھی جماعت میں بنایا پھر ان اچھوں کے کئی قبیلے کیے تو مجھے اچھے قبیلے میں بنایا پھر ان اچھوں کے گھر بنائے تو مجھے اچھے گھر والوں میں بنایا تو میں ان سب میں اچھی ذات والا اور اچھے گھر والا ہوں"۔

(ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۰۱، مسند احمد جلد ا صفحہ ۲۰۱ مشکواۃ صفحہ ۵۱۳۔ متدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۲۷۶ در منشور جلد ۳ صفحہ ۲۹۵۔ ۷ ۱۴۔ کنزالعمال حدیث نمبر ۳۱۹۴۹ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ صفحہ ۴۰۹ ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۳۲۵)

(۲)۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم ﷺ

کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جلسہ کر رہے تھے۔ بیٹھے ہوئے تھے پھر حضور ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ ان حضرات کے قریب ہو گئے تو انہیں کچھ تذکرہ کرتے سنا ان میں سے بعض نے کہا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست بنایا دوسرے صاحب بولے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا ایک اور صاحب بولے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اللہ تبارک تعالیٰ کا کلمہ اور اُن کی روح ہیں ایک اور نے خطاب کیا وہ کہنے لگا حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے برگزیدہ کر لیا تب ان کے پاس رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور خطاب فرمایا: "میں نے تمہارا کلام اور تمہارا تعجب کرنا سنا ہے۔ یقیناً حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں وہ واقعی ایسے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمتہ اللہ اور روح اللہ ہیں وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں وہ واقعی ایسے ہیں مگر خیال رکھو کہ میں حبیب اللہ ہوں فخریہ نہیں کہتا قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میں ہی اٹھائے ہوں گا جس کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے سوا تمام انبیاء و رسل علیہم السلام ہونگے۔ میں فخریہ نہیں کہتا۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا اور قیامت کے دن مقبول الشفاعت ہوں گا۔ میں فخریہ نہیں کہتا۔ میں سب سے پہلے جنت کی زنجیر ہلاؤں گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جنت کا دروازہ کھولے گا پھر اس میں مجھے داخل کرے گا میرے ساتھ فقراء مسلمان ہوں گے۔ میں فخریہ نہیں کہتا۔ میں سارے اگلے پچھلوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں میں یہ فخریہ نہیں کہتا"۔

(ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ در منشور جلد ۲ صفحہ ۲۳۰ شرح السنتہ جلد ۷ صفحہ ۱۱ (آخری حصہ) داری جلد ا صفحہ ۲۶)

(۳)۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ حسن مصطفیٰ ﷺ پر خطاب فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک اور داڑھی شریف کے اگلے حصہ کے کچھ بال سفید ہو چکے تھے (سر انور میں چودہ اور داڑھی شریف میں پانچ بال مبارک سفید تھے) جب آپ ﷺ تیل لگاتے تو ظاہر نہ ہوتے تھے اور بال مبارک بکھرے ہوتے تو ظاہر ہوتے کہ داڑھی شریف میں بہت بال تھے تو ایک آدمی بولا کہ رسول کریم ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا فرمایا نہیں بلکہ سورج اور چاند جیسا تھا اور قدرے گول اور میں نے مہر نبوت کو آپ ﷺ کے کندھے شریف کے پاس دیکھا کبوتری کے انڈے کی طرح تھی جسم اطہر کے ہم رنگ تھی۔ (مشکواۃ مسلم جلد نمبر صفحہ شرح السنتہ مختصراً جلد ۷ صفحہ ۱۹)

(۴)۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ "رسول اللہ ﷺ چمکدار

رنگت والے تھے۔ آپ ﷺ کا پسینہ شریف گویا موتی تھا۔ جب چلتے تھے تو طاقت سے چلتے تھے اور میں نے موٹا باریک ریشم رسول اللہ ﷺ کے نورانی ہاتھ مبارک سے زیادہ نرم نہ چھوا (یعنی آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک ریشم سے بھی زیادہ ملائم اور نرم تھا) اور نہ مشک وغیرہ کو سونگھا جو حضور ﷺ کی مہک سے زیادہ خوشبودار تھی (یعنی رسول کریم ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو مشک وغیرہ سے بھی پیاری تھی)"۔

(مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۵۷، مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۲۲۸، دلائل النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۲۵۵، کنزالعمال حدیث نمبر ۱۷۸۱۶-۱۵۸۲۹)

(۵)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خطاب فرماتے ہیں۔

"رسول اللہ ﷺ نہ تو بہت دراز قد تھے نہ پستہ قد، بڑے سرانور اور داڑھی شریف والے موٹی ہتھیلیاں اور موٹے قدم مبارک سرخی پلائے ہوئے موٹے جوڑوں والے دراز بالوں کی ڈوری جب چلتے تو قوت سے چلتے گویا آپ ﷺ بلندی سے اتر رہے ہیں میں نے آپ ﷺ کی مثل نہ تو آپ ﷺ سے پہلے دیکھا اور نہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو دیکھا" آپ ﷺ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "آپ کے بال مبارک نہ تو گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ خم دار تھے۔ آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان مہرنبوت شریف تھی آپ خاتم النبیین ﷺ ہیں لوگوں میں سخی دل، سچی بات فرمانے والے، ان میں نہایت نرم طبیعت والے اور ان میں بہت اچھے برتاؤ والے جو آپ ﷺ کو اچانک دیکھتا تو آپ ﷺ سے ہیبت کرتا جو آپ ﷺ کو گھل مل جاتا تو آپ ﷺ سے محبت کرتا۔ **یقول ناعتہ لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم** (آپ ﷺ کا نعت گو کہتا تھا کہ میں نے آپ ﷺ کی مثل نہ آپ ﷺ سے پہلے دیکھا اور نہ آپ ﷺ کے بعد دیکھا)

(شرح السنتہ جلد ۷ صفحہ ۲۶-۲۲، مسند احمد جلد ۷ صفحہ ۱۱۷-۱۱۶-۹۶، متدرک حاکم جلد ۲ صفحہ ۶۰۶ دلائل النبوۃ للبیہقی جلد ۱ صفحہ ۲۵۵، ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۵۵)

(۶)۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نہ تو بری باتیں کرتے نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے۔ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے۔ لیکن معافی دیتے تھے اور درگزر فرماتے تھے"۔

(شرح السنتہ جلد ۷ صفحہ ۳۳، ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۱، مسند احمد جلد صفحہ ۲۳۶-۲۴۶)

(۷)۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ خطاب فرماتے ہیں۔ "نبی کریم ﷺ بیماروں کی بیمار پرسی فرماتے تھے۔ جنازوں کے ساتھ جاتے تھے غلام کی دعوت کو قبول فرماتے تھے

دراز گوش پر سوار ہوتے تھے۔

(ترمذی کتاب الجنائز حدیث نمبر ۱۰۱۷، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۱۷۸)

(۸)۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ جب کسی سے مصافحہ فرماتے تو اپنا ہاتھ نہ کھینچتے یہاں تک کہ وہ ہی اپنا ہاتھ کھینچتا تھا اور آپ ﷺ اپنا چہرہ مبارک اس کے چہرہ کی طرف سے نہ پھیرتے تھے یہاں تک وہ اپنا چہرہ رسول کریم ﷺ کے چہرہ مبارک سے نہ پھیرتا اور رسول کریم ﷺ کو کبھی نہ دیکھا گیا کہ رسول کریم ﷺ اپنے ہم نشین کے سامنے گھٹنے پھیلا کر بیٹھے ہوں۔

(مشکواۃ صفحہ ۹، شرح السنتہ جلد ۷ صفحہ ۳۹، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۷۱۶، دلائل النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۳۲۴)

محولہ بالا احادیث مبارکہ میں کسی میں خطاب میلادالنبی ﷺ ہے اور کسی میں خطاب سیرت النبی ﷺ ہے اس لئے لوگوں کو چاہئے کہ اپنے فرقے کی بقا کے لئے فساد نہ پھیلائیں بلکہ دل و جان سے رسول کریم ﷺ سے محبت کرتے ہوئے میلادالنبی ﷺ اور سیرت النبی ﷺ کے عنوانات کو حرز جان بنائیں محبت و الفت کے پیغام کو پھیلائیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا، نبی کریم ﷺ کی نعت و توصیف میں رطب اللسان رہیں۔ عظمت و وحدانیت خدا اور تعظیم و شان مصطفیٰ ﷺ کو اصل الاصول اور ایمان کی جان سمجھیں اسی میں بقا اور اسی میں فلاح و کامیابی ہے۔

سوال: بعض لوگ عید میلادالنبی ﷺ کے موقعہ پر ڈھول ڈھمکے باجے، گاجے اور ناچ گانے میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان کے متعلق کیا کہنا چاہئے؟

جواب: یہ لوگ بے علم اور نادان ہیں بے راہ روی کی روش اختیار کرنے سے بچنا چاہئے علما کرام کا فرض ہے کہ لوگوں کو بری باتوں سے روکیں اور اچھی بات کی تعلیم دیں۔ جو لوگ اس پاکیزہ تہوار میں لغویات میں مبتلا ہوتے ہیں وہ کسی جماعت کے قائد نہیں۔ نفس کے تابع ہیں ان کو دعوت خیر اور اصلاح احوال کی تعلیم دینی چاہئے۔

سوال: اگر یہ جلسے جلوس بند کر دیئے جائیں تو کیا برائی خود بخود ختم نہیں ہو سکتی؟

جواب: جلسے جلوس کی بجائے برائی کو ختم کرنا چاہئے جلسے جلسوں سے تو تبلیغ دین اور عظمت و شان مصطفیٰ ﷺ کا موقع میسر آتا ہے۔ اگر اس بات کو مان لیا جائے کہ جلسے وغیرہ ختم کر دیئے جائیں تاکہ برائی نہ ہو۔ تو پھر یہ طویل فہرست تیار ہو جائے گی۔ مثلاً بعض لوگ وی سی آر، ڈش، شراب، جوا، بدکاری وغیرہ پیسے کے بل بوتے پر کرتے ہیں تو چاہئے کہ یہ لوگ کاروبار بند کر دیں پیسہ کمانا چھوڑ دیں ملازمتیں ترک کر دیں تاکہ نہ پیسہ ہو اور نہ مذکورہ بالا برائیاں ہوں۔ کیا ایسا کیا جا سکتا ہے؟ یقیناً نہیں بلکہ برائی کے خلاف جہاد کیا جائے جو علما

کرام میلادالنبی ﷺ اور سیرت النبی ﷺ کے موقعوں پر خطاب کرتے ہوئے وہ برائیوں کے خلاف تقاریر کریں اور اچھی باتوں کی دعوت بھی دیں۔

سوال: کیا عید میلادالنبی ﷺ کے موقعہ پر چراغاں کرنا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! جائز ہے۔

سوال: کیا یہ فضول خرچی نہیں؟

جواب: نہیں۔ فضول خرچی برے کاموں میں ہوتی ہے اچھے کاموں میں فضول خرچی نہیں ہوتی۔ یاد رکھیں نیکی میں فضول خرچی نہیں اور فضول خرچی میں نیکی نہیں۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اپنے گھر کا سارا سامان رسول کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر دیا تھا جبکہ حضرت فاروق اعظم ؓ نے اپنے گھر کا آدھا سامان پیش کر دیا تھا۔ رسول کریم ﷺ نے کسی کو بھی فضول نہیں فرمایا تھا۔ کیا خوب ہے؟ جو شخص رسول کریم ﷺ کے ذکر پاک کے لئے پیسہ خرچ کرے وہ فضول خرچ اور جو اپنی جماعت کی مشہوری کے لئے لاکھوں کی تعداد میں اشتہار چھاپے، بڑے بڑے سائن بورڈ اور چلو چلو مرید کے چلو کے لاکھوں بینرز آویزاں کرے وہ نہ تو بدعتی اور نہ ہی فضول خرچ۔ کیا یہی تعلیم اسلام اور عقیدہ توحید ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ جس کے دل میں روگ ہے جو شان مصطفیٰ ﷺ کے مخالف ہیں ان کو ذکر مصطفیٰ ﷺ سے تعلق رکھنے والی ہر چیز شرک و بدعت نظر آتی ہے۔ ہدایت نصیبوں سے ہے۔

دعا

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا و مولانا محمد و اصحاب سیدنا و مولانا محمد و بارك وسلم یا ارحم الراحمین یا ذوا الجلال والاکرام یا رب العالمین میرے دل میں مسجد کی محبت پیدا فرما الٰہی مجھے باجماعت نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرما یا الٰہی میرے دل میں تو اپنی اور اپنے پیارے محبوب نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اولیاء کرام، بزرگان دین رحمہم اللہ علیہم اجمعین کی محبت پیدا فرما۔ یا الٰہی مجھے متقی، پرہیزگار، صالح اور ایسے امام کی امامت میں نماز باجماعت نصیب فرما جس کا دل تیری محبت سے منور ہو، جو رسول کریم ﷺ کا سچا عاشق اور دیوانہ ہو، جو صحابہ کرام، اہلبیت عظام اور اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمتوں اور رفعتوں کا قائل ہو، بے ادب اور بدتمیز امام کی امامت سے بچانا۔ مجھے بزرگوں کا احترام کرنے والا اور چھوٹوں سے پیار کرنے والا بنا۔ مجھے ہر قسم کی منافقت، شرک و کفر اور گستاخی و بے ادبی سے بچانا۔ الٰہی جب تک میں زندہ رہوں تیری اور رسول کریم ﷺ کی محبت میں زندہ رہوں اور جب دنیا سے جاؤں تو ایمان کی سلامتی کے ساتھ دنیا سے جاؤں زبان پر جاری ہو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور مرتے وقت دیدار مصطفیٰ کریم ﷺ ہو اور ساتھ ہی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلی الک و اصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

کا ورد ہو رہا ہو۔ الٰہی توفنی مسلماً و الحقنی بالصالحین و صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین آمین!